بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

# غزوۂ موتہ کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02/ مئی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوۂ موتہ کا ذکر ہو رہا تھا اس حوالے سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ جب آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو الوداع کہا تو حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! مجھے کسی ایسی چیز کا حکم دیں جو مَیں آپ کی طرف سے یاد کرلوں۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کل تم ایسے شہر پہنچو گے جہاں سجود کم ہوتے ہیں۔ پس تم وہاں سجود کثرت سے کرنا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی نصیحت ہے، آج کل ہم جن ملکوں میں رہ رہے ہیں یہاں لوگ خدا کو بُھلا چکے ہیں، اس دَور میں احمدیوں کو اپنی عبادات کی طرف بہت توجہ کرنی چاہیے۔ پھر آپؓ کی درخواست پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو، یہ ہر معاملے میں تمہارا مددگار ہے۔ جب حضرت عبداللہ جانے لگے تو واپس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا سوال کرتے جاؤ گے اے ابن رواحہ؟ اب بس کرو۔ 'جب تو عاجز آجائے اور اگر تو نے دس آدمیوں سے برائی کی ہو تو ایک سے نیکی کرنے سے عاجز نہ آنا۔' یعنی اتنی برائیوں کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر نیکی کرو گے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو بخشتا ہے اس کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ حتی الوسع اس کوشش میں رہو کہ نیکی کرنی ہے اور برائی سے بچنا ہے۔ یہ نہیں کہ ہر دفعہ دس برائیاں کرو اور اس کے بعد کہو کہ ایک نیکی کرلی۔ بہرحال یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ تو ایک نیکی کرنے سے عاجز نہ آنا اس پر حضرت عبداللہ نے عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں اس کے بعد آپ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔

جب حضرت عبد اللہؓ کو الوداع کہا گیا تو وہ رو پڑے۔ لوگوں کے پوچھنے پر آپؓ نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ مجھے نہ دنیا سے محبت ہے اور نہ تم سے۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے جس میں آگ کا ذکر ہے اور مَیں نہیں جانتا کہ آگ پر وارد ہونے کے بعد میری کیا حالت ہو گی۔ اس پر لوگوں نے انہیں تسلی دی اور دعا دی کہ خیریت سے آپ سب ہماری طرف واپس آئیں۔

جمعے کے دن مہم میں شامل تمام افراد روانہ ہو گئے، مگر حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ نے یہ سوچا کہ مَیں جمعے کی نماز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ادا کر کے اُن سے جاملوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھ کر دریافت کیا کہ تجھے کس چیز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہونے سے روکے رکھا؟ اس پر حضرت عبد اللہؓ نے عرض کیا کہ مَیں نے چاہا کہ آپؐ کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کر کے اپنے ساتھیوں سے جاملوں۔ آپؐ نے اس پر فرمایا کہ زمین میں جو کچھ ہے اگر تم وہ سب خرچ کر ڈالو تو جو لوگ اس مہم پر روانہ ہو گئے ہیں تم اُن کے فضل کو نہیں پا سکتے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ ایک ماہر شہ سوار تھے، وہ بھی اس مہم میں ایک عام سپاہی کے طور پر شریک تھے۔ اس مہم کی روانگی کے وقت خالدؓ کو اسلام قبول کیے ابھی تین ماہ ہوئے تھے۔ مسلمان ابھی روانہ ہی ہوئے تھے کہ دشمنوں کو مسلمانوں کی روانگی کی خبر مل گئی اور انہوں نے بھی لشکر تیار کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں کو خبر ملی کہ لشکر کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔ اس موقعے پر حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ نے صحابہؓ کا حوصلہ بڑھایا اور انہیں کہا کہ دونوں یعنی شہادت اور فتح میں سے دونوں ہی تمہارے لیے بہتر ہیں اور اسی کی تم تمنّا کر کے نکلے تھے۔ یہ سن کر سارے لشکر نے کہا کہ ابنِ رواحہؓ نے ٹھیک کہا۔ صحابہؓ آگے بڑھے تو مشارف کی بستی کے قریب انہیں ہرقل کے لشکر ملے جو اہلِ روم اور اہلِ عرب پر مشتمل تھے۔ مسلمانوں نے انہیں دیکھا تو اُس بستی کی طرف ہٹ گئے جسے موتہ کہا جاتا تھا۔ اس مقام پر مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کی، حضرت ابو ہریرہؓ اس جنگ میں شریک ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب دشمن ہمارے قریب ہوا تو ہم نے اتنی کثیر تعداد، اتنی عمدہ تیاری، گھوڑے اور سونا وغیرہ پہلے نہ دیکھا تھا، اسے دیکھ کر میری تو آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس پر مجھے حضرت ثابتؓ نے کہا کہ تم کثیر لشکر دیکھ رہے ہو، تم نے ہمارے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کی تھی، ہم وہاں بھی کثرت کی وجہ سے غالب نہیں آئے تھے۔

جب جنگ شروع ہوئی تو زبردست لڑائی ہوئی اور حضرت زیدؓ نے آنحضرت ﷺ کے عَلَم کے ساتھ جہاد کیا اور بہادری سے جامِ شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد حضرت جعفرؓ نے عَلَمِ اسلام سنبھالا اور جہاد کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت جعفر بن ابو طالبؓ نے اپنے دائیں ہاتھ میں جھنڈا تھاما، جب وہ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ میں جھنڈا پکڑ لیا، جب وہ بھی کٹ گیا تو آپؓ نے پرچمِ اسلام کو اپنی کہنیوں کے

ساتھ سینے سے لگا لیا، بوقتِ شہادت اُن کی عمر ۳۳؍ سال تھی۔ شہادت کے بعد آپؓ کے جسم پر ساٹھ کے قریب زخم دیکھے گئے، ان میں سے کوئی زخم بھی آپؓ کی پیٹھ پر نہ تھا۔

آپؓ کی شہادت کے بعد لشکرِ اسلام کا جھنڈا حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے تھام لیا۔ آپؓ کو گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا کہ لڑائی سے قبل اس سے کچھ طاقت حاصل کر لیں، ابھی آپؓ نے اس میں سے کچھ حصہ توڑا ہی تھا کہ ایک طرف سے تلواریں چلنے کی آواز آئی، آپؓ نے اپنے نفس سے کہا کہ تُو ابھی تک اس دنیا میں ہی ہے، یعنی جنگ شروع ہوگئی ہے اور تُو گوشت کھا رہا ہے۔ آپؓ نے وہ گوشت کا ٹکڑا چھوڑا اور فوراً جنگ میں کود پڑے اور نہایت بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے اور اُن کے ہاتھ سے جھنڈا گر گیا۔ جب عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہوگئے تو مسلمانوں کو بری طرح ہزیمت اٹھانا پڑی، کوئی دو مسلمان بھی اکٹھے لڑائی کرتے نظر نہ آتے۔ ایسے میں ایک انصاری شخص نے اسلامی جھنڈا اٹھا لیا، وہ دوڑتا ہوا آیا اس نے لوگوں کے آگے جھنڈا اگاڑ دیا، پھر اس نے کہا کہ لوگو! میری طرف آؤ۔ لوگ اس کی طرف جمع ہوگئے، جب اُن کی تعداد زیادہ ہوگئی تو وہ حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس گئے۔ حضرت خالدؓ نے کہا کہ مَیں اسے تم سے نہیں لوں گا، تم اس کے زیادہ مستحق ہو۔ اس پر اُس انصاری نے کہا کہ مَیں نے یہ جھنڈا پکڑا ہی آپ کے لیے ہے۔ جب حضرت خالدؓ نے جھنڈا تھاما تو انہوں نے لوگوں کا دفاع کیا، انہیں سمیٹ کر اکٹھا کیا اور اسلامی لشکر کو ایک طرف ہٹا لیا۔ دشمن بھی ان سے پیچھے ہٹ گیا اور وہ لوگوں کو بچا کر واپس لے آئے۔ ابنِ اسحٰق کے مطابق رومیوں سے یہ دُور ہٹنا ہی دراصل ان سے بچنا تھا، کیونکہ اس وقت تین ہزار میں سے دو ہزار مسلمان سپاہی دشمن کے لشکر سے مل گئے تھے، یعنی دونوں لشکر بالکل گتھم گتھا تھے۔ دشمن نے پوری طرح مسلمانوں کو گھیر لیا تھا اور وہ ان پر اچھی طرح جمع ہو چکے تھے، ایسے میں مسلمانوں کو بچا کر نکال لینا ہی فتح تھی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ فتح کے بھی کئی پہلو ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ، جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کا لوگوں کو بتایا، اس سے پہلے کہ لوگوں کے پاس اُن کی کوئی خبر آتی۔ آپؐ نے فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوگئے، پھر جعفر نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہید ہوگئے، پھر ابنِ رواحہ نے لیا اور وہ بھی شہید ہوگئے، آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا اور اللہ نے اُن کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح دے دی۔ اس روز سے حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار کہا جانے لگا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالدؓ نے اسلامی لشکر کی کمان سنبھالی تو آپؓ نے لشکر کے اگلے حصّے کو پیچھے اور پچھلے حصے کو آگے کر دیا، دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں طرف کر دیا، اور خوب زور سے نعرے لگائے جس سے دشمن نے یہ سمجھا کہ مسلمانوں کی مدد آگئی ہے اور وہ پیچھے ہٹ گیا اور خالدؓ مسلمانوں کو بچا کر واپس لے آئے۔

جھنڈے کے ادب و احترام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: جب کسی قوم کے افراد کے دلوں میں اُن کے جھنڈے کی عظمت قائم کر دی جاتی ہے تو وہ انہیں اس بات کے لیے تیار کر دیتی ہے کہ اگر اپنے جھنڈے کی حفاظت کے لیے انہیں اپنی جانیں بھی قربان کرنی پڑیں تو بلا دریغ جانیں قربان کر دیں کیونکہ اس وقت ذراسی لکڑی اور کپڑے کا سوال نہیں ہوتا بلکہ قوم کی عزت کا سوال ہوتا ہے جو تمثیلی زبان میں جھنڈے کی صورت میں ان کے سامنے موجود ہوتا ہے۔

یہ ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعائیں جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی کہ خاص طور پر آج کل پاکستان اور ہندوستان کے جو حالات ہیں، اس کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ظلم کا خاتمہ کرے۔ مظلوموں کی حفاظت فرمائے۔ حکومتوں کو عقل دے کہ جنگوں کی طرف بڑھنے کی بجائے صلح وصفائی سے معاملات طے کریں۔ بین الاقوامی معاہدوں کی پاس داری کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بین الاقوامی تنظیموں کو بھی، جہاں آج کل انصاف تو مشکل سے ملتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کرے، ان تنظیموں کو بھی توفیق دے اور دونوں طرف کے ہمدرد اور دوستوں کو بھی توفیق دے کہ ملکوں کے آپس میں معاملات حل کروا سکیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں طرف کو عقل دے۔ جنگ ہوتی ہے تو دونوں طرف کا نقصان ہوتا ہے۔ اور پھر صرف سپاہی نہیں بلکہ عوام اور مظلوم بھی بلاوجہ مارے جاتے ہیں۔ یہی ہم آجکل کی جنگوں میں دیکھ رہے ہیں۔ یہی ہو رہا ہے ہر جگہ۔ بہرحال دنیا کے سب مظلوموں کے لیے دعا کریں۔ بظاہر تو دنیا تباہی کے دہانے پہ کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے تباہی سے بچائے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب یہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور ہمیں بھی دُعاؤں کی توفیق دے۔

آخر پر حضورِ انور نے ایک شہید مکرم محمد آصف صاحب ابن رفیق احمد صاحب آف بھلیر ضلع قصور کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ شہید مرحوم کو معاندینِ احمدیت نے ۲۴/اپریل کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقتِ شہادت شہید مرحوم کی عمر انیس (۱۹) سال تھی۔ مرحوم نیک، اطاعت گزار، بہادر، ذیلی تنظیموں کے کاموں میں حصّہ لینے والے، خوش اخلاق، باکردار، خلافت سے محبت کرنے والے نَوجوان تھے۔ حضورِ انور نے مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پاکستان میں دہشت گردی کرنے والوں اور جماعت کی مخالفت کرنے والوں کی جرأت بڑھتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ
یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔